International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.3 (2023)
(July - September)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

پاکستانی آئین میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کا تقابلی مطالعہ

شریعت اسلامی کی روشنی میں

رقیہ صفدر

یکچرار اسلامک سٹڈیز شعبہ علوم اسلامیہ ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا-

ڈاکٹر تاج الدین ازہری

سابق ایسوسی ایٹ پروفیسر سابق ایچ او ڈی ہائی ٹیک یونیورسٹی ٹیکسلا

ایچ او ڈی ڈیپارٹمنٹ آف اصول دین، اسلامک انٹر نیشنل یونیورسٹی اسلام

آباد

Abstract

Islam is a comprehensive code of conduct that offers comprehensive direction on all facets of life as well as significant guiding principles. These Islamic tenets equip humanity with a way of life and address every facet of human existence. Islam accords several rights that relate to a variety of issues, such as the rights of the master and the slave, the rights of parents and children, the rights of teachers and students, the rights of neighbors and business associates, and the rights of assembly participants. The rights and obligations of every member of society have been established by Islam, and in a similar manner, a woman's rights and obligations have been established, along with the scope of her obligations. He took extra care of the curtain and made extraordinary efforts to ensure its dignity and majesty were preserved. Islam has been silent about certain rights but has granted them to each member of society according to their privileges. The world is committed to upholding these rights, but their exploitation has become the primary focus.

اسلام ایک ایسا آفاقی مذہب ہے جو اپنے پیروکاروں کو ان کی زندگی کے تمام تر معاملات میں ایسی رہنمائی فراہم کرتا ہے جس کے ذریعے دنیا اور آخرت کی فلاح و کامیابی یقینی ہے ،یہ رہنمائی اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری پیغمبر کے ذریعہ کی جن کے احکامات کو ماننا امت مسلمہ پر لازم قرار دیا -آپ ﷺ کے ذریعہ جو اصول و ضوابط اور احکام شریعت امت مسلمہ کو دئیے گئے ہیں ان میں سراسر خیر و فلاح ہے -اس میں جہاں مردوں کے حقوق کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ، اسی طرح خواتین کے حقوق کو بھی باقاعدہ طور پر تفصیل سے ڈسکس کیا گیا ہے - قرآن کریم کی مختلف سورتوں میں ان کو ذکر کیا گیا ہے-انہیں میں سورت النساء ہے ، جس کا معنیٰ ہی خواتین کی سورت ہے - مختصر یہ کہ معاشرے کو کوئی فرد ایسا نہیں جس کے متعلق شرعی احکام واضح طور پر موجود نہ ہوں اور نہ ہی کوئی ایسا شعبہ ہے جس کے بارے میں آپ

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.3 (2023)
(July - September)
ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

ﷺ کے فرامین کی روشنی میں ہدایات فقہاء کرام نے مرتب نہ کی ہوں -مذہب اسلام میں نہ تو ایسا جمود ہے کہ جس کی وجہ سے وہ انسانی زندگی کے کسی مرحلہ میں اس کی رہنمائی کرنے سے قاصر ہو ، اور نہ ہی اس میں ایسی اباحیت ہے کہ ہر چیز کو جواز کے درجہ میں رکھ کر اسے اپنے ضمن میں لیے ہو- اسلام کا آئین اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت کو مدنظر رکھ کر بنایا ، یہی وجہ ہے کہ اس آئین میں انسان کی تمام ضرورتوں کا خیال رکھا گیا ہے - اس آئین میں درج حقوق میں مر و زن میں مساوات قائم کی ، ہر ایک جنس کو اس کے وزن و قدر کے مطابق اس کی رعایت کی ،اسی آئین کو بنیاد بنا کر ملک خداد پاکستان کو قائم کیا گیا ، اس کے آئین میں اسلام کے عطا کردہ حقوق کا تحفظ کیا گیا ہے ، اس مضمون میں اسلام اور آئین پاکستان میں خواتین کے حقوق کے تحفظ کےبارے میں تقابلی جائزہ لیا جائے گا -

اسلام اور خواتین کے حقوق:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ا خری حج کے خُطبے میں وہاں موجود کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار مسلمانوں کو خواتین کے حقوق سے متعلق اللہ سے ڈرتے رہنے کا مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ خواتین کے تم پر بالکل ویسے ہی حقوق ہیں جیسے تمہارے خواتین پر ہیں- یہ ایک فقرہ اسلام کو دنیا کا سب سے انقلابی دین ثابت کرنے کے لیے کافی ہے- مغرب میں خواتین اور مردوں کے حقوق کے پیمانے پر یکساں ہونے کی ڈبیٹ جنگ عظیم اول اور دوم کے بعد شروع ہوئی جب خواتین نے مردوں کے کئی سال تک جنگ میں مصروف رہنے کے دوران اپنی انتظامی صلاحیتوں کو دریافت کیا لیکن اسلام کے آخری نبی اور آخری رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے کے ایک ایسے معاشرے میں مردوں اور خواتین کو حقوق کے پیمانے پر برابر قرار دیا تھا جب عورت کی حیثت حقیقتا نسل بڑھانے کے ایک ذریعے سے زیادہ نہیں تھی-

قُرا ن میں غیرجذباتی اور غیرجانبدارتحقیق بھی کسی بھی مُسلم یا غیر مُسلم مُحقّق کو لازمایہ باور کروائے گی کہ مُعاشرے میں خواتین کے مرتبے اور حقُوق سے مُتعلّق مُسلمانوں میں پائے جانے والے عمُومی ابہام کا تعلُق عربوں کی ثقافت، غیر عرب مُسلمانوں کے تنگ نظر ثقافتی ورثےیا پھر مردانہ غلبے والے نو مُسلم مُعاشروں کی عمُومی روایات اورخواہشات سے ہے، ورنہ اس مُعاملے میں قُرا ن کے احکامات دیگر تمام مُعاملات کی طرح عین عقلی اور فطری ہیں.مرد و خواتین میں ایک فرق تو فطری ہے کہ ان میں سے ایک قوّام اوردوسرا نفیس فطرت ہے- قرا ن مرد کو قوّام ہی قرار دیتا ہے حاکم نہیں، حقوق کے پیمانے پر قُرا ن انسانوں سے مرد و خواتین اور حسب نسب کی تخصیص کے بغیر الہامی برابری کی بُنیاد پر مُخاطب ہوتا ہے-قُرا ن میں جہاں جہاں بھی عزّت اور مرتبے کا پیمانہ تقویٰ کو قرار دیا گیا وہاں مرد اور عورت کی تخصیص کی بجائے عمُومی بات کی گئی-جہاں بھی ایمان کی بُنیاد پر انسانوں میں تخصیص ہُوئی وہاں

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

مومنین کا جنسی تفریق کے بغیر تذکرہ کیا گیا، خواتین کے برابری کے حقوق میں درج ذیل آیت ذخر کی جاتی ہے:

"وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ "[1]

"اور مردوں کا حق عورتوں پر ایسا ہی ہے جیسا دستور کے مطابق عورتوں کا حق مردوں پر ہے۔"

معاشرے کے ہر فرد کے حقوق و فرائض کااسلام نے تعین کی طرح عورت کے حقوق وفرائض کو متعین کیا ، اس کے فرائض اس کی بساط کے مطابق رکھے ، ذیل میں خواتین کے حقوق کے تحفظ میں اسلامی نقطہ نظر کو واضح کیا گیا ہے -

مذہبی حقوق کا تحفظ:

مرودوں کی طرح اسلام نے خواتین کو بھی مذہبی آزادی دی ، اور اسے یہ اختیار دیا کہ وہ جس مذہب کو چاہے اختیار کرے ، اگرچہ اسلام نے راہ ہدایت کی تعین کی اور اسلام کو بطور دین انسانیت کے لیے مختار اور پسندیدہ قرار دیا ، ارشاد ربانی ہے :

" اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ"[2]

" یقینا اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے "۔

دوسرے مقام پر ارشاد ربانی ہے :

" اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا"[3]

" آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کردی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا"۔

آیات بالا سے یہ مضمون واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین ہدایت فقط اسلام ہے ، تاہم اگر کوئی شخص اپنے لیے اسلام کے علاوہ کسی اور دین کو پسند کرتا ہے تو اسلام اسے مذہبی آزادی دیتا ہے ، اسی کے بارے میں ارشاد ہے :

" لَاۤ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ"[4]

" دین کے اختیار کرنے میں کوئی جبر نہیں "

اللہ تعالیٰ نے یہ اختیار جس طرح مردوں کو دیا ہے کہ وہ اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں اپنی مرضی سے فیصلہ کریں اسی طرح یہ اختیار خواتین کو دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جس دین کو چاہے اختیار کرے ، ان پر کوئی جبر نہیں ، تاہم آخرت میں اسے اپنے اعمال کی جوابدہی کے لیے تیار رہنا ہوگا - [5]

بنیادی حقوق کی فراہمی :

انسان کے بنیادی حقوق میں اسلام مرد و زن کی کوئی تخصیص نہیں کی بلکہ دونوں کو ہی حقوق عطا کیے ، چونکہ مرد کو " قوام " قرار دیا تو زیادہ معاملات میں مرد کو خواتین کے حقوق کی تلقین کی ، عورت کی مختلف حیثیتوں کے لیے الگ الگ احکام دئیے ، عورت بحیثیت بیٹی وہ والد کی ذمہ داری قرار دیتا ہےکہ وہ اپنی بیٹی کی بہترین تربیت کرے ، اور تعلیم تو تربیت کا بنیادی جزء ہے ، اس حیثیت سے والد کےفرائض میں اسے کو شامل کیا اور اس کے ساتھ اسے

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

اجر آخرت کی بھی ترغیب دی ، آپ ﷺ نے ایسے والد کے بارے میں جس نے اپنی بیٹیوں کو بہترین تربیت فراہم کی ہو اور ان کی شادی کرکے اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہوا ہو ، ارشاد فرمایا :

"عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ» وَضَمَّ أَصَابِعَهُ" [6]

"حضرت انس بن مالک کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا " جس نے دو لڑکیوں کی پرورش وتربیت کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو وہ روز قیامت اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے"- اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں یعنی شہادت اور درمیانی انگلی کو ملا کر دکھایا- اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ جنت میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھی ہو گا اگر اس نے دو لڑکیوں یعنی دو بیٹیوں یا بہنوں وغیرہ کی پرورش کی ہوگی- یعنی وہ جنت میں نبی ﷺ کے ساتھ ہو گا، اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں کو باہم ملا لیا- پرورش زیادہ تر جسمانی ضروریات کو پورا کر کے ہوتی ہے جیسے کپڑا، کھانا پینا، رہائش اور بستر وغیرہ، اور اسی طرح یہ تعلیم وتربیت کرنے، مہذب وشائستہ بنانے، راہنمائی کرنے، اچھی باتوں کی تلقین اور بری باتوں سے روک کر بھی ہوتی ہے- چنانچہ لڑکیوں کے مفادات کا نگہبان شخص ان کی دنیوی منفعت کے ساتھ ہی ان کی اخروی منفعت کا خیال رکھے گا-

نان و نفقہ کی ذمہ داری :

جس طرح شادی سے پہلے بیٹی کی ذمہ داریوں کا کفیل اس کے والد کو بنایا ، اسی اسلام نے شادی کے بعد بیوی کی تمام تر ذمہ داری خاوند کے ذمہ عائد کی ، اور میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کی عزت اور لباس قرار دیا - فرمان الہٰی ہے :

" هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ"[7]

"و ہ تمہارے لیے بمنزلہ لباس کے ہیں اور تم ان کے لیے لباس کی مانند ہو "

جس طرح جسم انسانی لباس کی وجہ سے خوبصورت دکھائی دیتا ہے اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے لیے خوبصورتی ہیں ، اور جس طرح لباس انسانی جسم کے عیوب کو چھپا دیتا ہے اسی طرح میاں بیوی ایک دوسرے کے عیوب کے لیے پردہ ہوتے ہیں - [8]

انہیں ذمہ داریوں کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ"[9]

"تم ان بیویوں کے ساتھ بہترین طریقہ سے گزران کر و"

اسی آیت کی وضاحت قرآن کریم کے دوسرے مقام میں درج ذیل آیت سے ہوتی ہے :

" رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ"[10]

دستور کے مطابق ان کے کھانے اور کپڑے کی ذمہ داری شوہر پر ہے-

اسلام نے خواتین کو چند Extra Privileges دے کر ان سے چند ذمہ داریاں بھی لے لیں، مثلا اسلام نے عورت سے معاش جیسی بڑی ذمہ داری ہٹا کر اسے مرد کے ذمہ کر دیا کہ مرد اپنی بیوی بچوں کی ہر ضرورت پوری کرےگا چاہے اسے کہیں سے بھی پورا کرنا

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.3 (2023)
(July - September)
ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

پڑے اور اس حوالے سے عورت بالکل بےفکر رہےگی۔ لیکن اس کے بدلے مرد کو فیملی کا ہیڈ بنایا اور عورت کو اس بابت مرد کا حکم ماننے کا کہا لیکن ساتھ ہی مرد کو سختی سے منع کر دیا کہ عورت پر کسی قسم کی ذیادتی نہ کریں۔

خواتین کے وراثتی حقوق:

معلوم انسانی تاریخ میں اسلام وہ پہلا مذہب ہے جس نے خواتین کے وراثتی حقوق کا تحفظ کیا ، اوراس کے بارے میں آیات قرآنی کی صورت میں قوانین دئیے ، ان قوانین اللہ تعالیٰ نے جہاں مردوں کے لیے ان کے حقوق ذکر کیے وہاں خواتین کا ذکر بطور خاص کیا ، بلکہ مرودوں کے مقابلے میں دگنی تعداد میں خواتین کے حصص ذکر کیے ہیں ، یہی وجہ ہے کہ مفسرین کے مطابق قرآن کے ظاہری آیات کو دیکھتے ہوئے ذوی الفروض مردوں کی تعداد فقط چار ہے ، جبکہ اس کے مقابلے میں آٹھ خواتین ذوی الفروض ہیں جن کا حصہ خود قرآن کریم میں مذکور ہے ، ذیل کی آیات ملاحظہ ہوں :

يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَھَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ اٰبَاۗؤُكُمْ وَاَبْنَاۗؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّھُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِـيْمًا"[11]

اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں تاکید ی حکم دیتا ہے مرد کے لیے دو عورتوں کے برابرحصہ ہے- پھر اگر عورتیں دو سے اوپر ہوں تو ان کے لیے جو اس نے چھوڑا اسکا دو تہائی ہے اور اگر وہ ایک ہی عورت ہے اس کے لیے نصف ہے-

آیت میراث کے اس جزء میں بیٹی اور ماں کے حصص کو تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے -

فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَھُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَھَا النِّصْفُ"[12]

اگر بیٹی ایک ہو اور اس کا والد یا والدہ فوت ہو جائے تو میراث میں اس کا حصہ نصف بنتا ہے ، اور ایک سے زائد بیٹیاں ہوں تو ان کا میراث میں دو تہائی حصہ بنتا ہے ، اور اگر ان کے ساتھ ان کا بھائی ہوتو یہ عصبات کی لسٹ میں داخل ہوجاتی ہیں ، اور للذکر مثل الانثیین کے قاعدہ کے تحت میراث کی تقسیم ہوگی - جبکہ ماں کا حصہ ثلث اور سدس رکھا -قرآن پاک اس کی وضاحت یوں کرتا ہے:

وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ"[13]

"اگر(میت)کی کوئی اولاد ہوتو اس کے ترکہ میں سے اس کے والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے اور اس کی کوئی اولاد نہ ہواور اس کے والدین اس کے وارث بنیں تو اس کی ماں کا ایک تہائی حصہ ہے

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.3 (2023)
(July - September)

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

بیوی کو خاوند کی اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھا اور اولاد ہونے کی صورت میں آٹھواں حسہ ملے گا-اس ذیل میں قرآن پاک میں ہے:

"اگرتمہاری کوئی اولادنہ ہو تو ان (بیویوں)کے لئے تمہارے ترکہ میں سے چوتھا حصہ ہے اور اگر تمہاری کوئی اولاد ہوتو پھر ان کے لئے آٹھواں حصہ ہے"

اسی طرح اسلام نے عورت کو بہن،دادی اور پوتی وغیرہ کی حیثت سے بھی جائیداد میں وراثت کے طور پر حصہ دلایا اور ان تہذیبوں کو سوچنے پر مجبور کیا جو عورت کو مالی معاملات میں ان کے حقوق سے محروم کرکے ظلم کا ارتکاب کرتے ہیں-

خواتین کی عزت وناموس کے حفاظتی حقوق:

مذہب اسلام میں خواتین کو ان کے دیگر حقوق کی طرح عزت وناموس کی حفاظتی حقوق بھی عنایت کیے اور ایسے افراد جو معاشرے میں پاک دامن خواتین پر تہمت لگائیں ، اور معاشرے میں فساد پھیلائیں ان کے لیے بطور خاص " حد قذف " کی سزا مقرر کی ، اس کے بارے میں ارشاد ربانی ہے :

"اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ"[14]

جو لوگ پاک دامن، بھولی بھالی یا ایما ن والی عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا و آخرت میں ملعون ہیں اور ان کے لیے بڑا بھاری عذاب ہے-

دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے :

"وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاۗءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَـقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"[15]

"اور جولوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا لگائیں اور پھر چار گواہ پیش نہ کرسکیں تو انہیں 80کوڑے لگاؤ اور کبھی بھی ان کی شہادت قبول نہ کرو-یہی فاسق لوگ ہیں"

آیت میں حدقذف کا ذکر ہوا ہے کہ جھوٹی تہمت لگانے والے کو بطور حد اسی کوڑے لگائے جائیں ، دوم یہ کہ ان کی گواہی ہمیشہ کے لیے رد ہوگی ، سوم یہ کہ یہ لوگ فاسق کہلائے جائیں گے - البتہ اگر یہ توبہ کرلیں تو ان سے فسق کا حکم ختم ہوجائے گا -[16]

آئین پاکستان اور تحفظ حقوق نسواں :

پاکستان کا پہلا آئین 1956 میں تیار کیا گیا تھا- یہ ایک اہم تاریخی دستاویز ہے جس نے پاکستان کے ملکی سیاسی، معاشی اور قانونی نظام کو ترتیب دینے میں مدد کی- اس کے چند اہم نکات درج تھے :

- پاکستان کا پہلا آئین جمہوریت کی بنیاد پر بنایا گیا تھا-
- آئین میں اسلامی نظام کے تعلقات پر بھی توجہ دی گئی- اس کے تحت، پاکستان کو ایک اسلامی ریاست تھا اور آئین میں شریعتی نظام کے حصے شامل کئے گئے-
- آئین میں انصاف کے حصے کی اہمیت کو بھی تسلیم کیا گیا-

International Journal of Islamic Studies & Culture
http://ijisc.com.pk/index.php/IJISC/issue/view/192
(Volume.3, Issue.3 (2023)
(July - September)
ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

- آئین میں بنیادی حقوق شامل تھے جیسے کہ آزادی، عدل، برادری، انصاف، اختیار، وغیرہ-
- آئین میں صوبائی حکومتوں کے اختیارات، قانون سازی، حقوق اور تقسیمات کو معین کرنے کی خاطر صوبائی فہرستیں بنائی گئیں-
- آئین میں صوبائی اجلاسوں کی تعداد، بجٹ، صوبائی سیاست دانوں کی تعداد، صوبائی انتخابات، وغیرہ کے بارے میں بھی بیان کیا گیا-
- فیڈرل شریعت کورٹ کو اسٹبلیش کیا گیا اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی نظریاتی کونسل کو اسٹیبلیش کیا گیا تا کہ اسلامی نظریاتی کونسل پارلیمنٹ کو مشاورت دے سکے- اسکے علاوہ فیڈرل شریعت کو اسی لئے بنایا گیا تا کہ وہ یہ دیکھیں کہ ا یا یہ جو قانون بن رہاہے قرا ن و سنت کے مطابق ہے یا نہیں- اگر کوئی قانون پارلیمنٹ سے قرا ن و سنت کے خلاف بنتا ہے، تو فیڈرل شریعت کورٹ میں چیلنج کیا جا سکتا ہے اور فیڈرل شریعت کورٹ کے فیصلے کے مطابق اسے کالعدم قرار دیا جا سکتا ہے-[17]

1956 کے آئین کے بعد بہت سے قوانین کو اسلامی قوانین میں ڈھالا گیا ، چونکہ محمڈن لاء کی صورت میں پہلے سے ہی پاکستان کے آئین میں وراثت کے قوانین میں ان کا ذکر تھا ، البتہ 1961ء میں جب ترامیم کی گئیں تو ان میں چند ایسی شقیں شامل کی گئیں جو اسلام کی بنیادی احکام کے خلاف تھیں ، ان میں یتیم پوتے اور پوتی کی میراث کا مسئلہ تھا جن پر علمائے کرام اور مسلم سکالر نے تفصیل یہ ثابت کیا کہ 1961 ء میں آئین میں شامل یہ شقیں اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہیں -[18]

1973 ء کے حتمی آئین میں خواتین کےحقوق اور ان کو مزید بااختیار بنانے کے لیے قانون سازی ہوئی ، جس میں اس کے بعد تاحال وقتا فوقتا زمانے کے مناسبت اور اس کی ضروریات کے تقاضوں کے پیش نظر ترامیم جاری ہیں -[19]

تحفظ حقوق خواتین میں اسلام اور آئین پاکستان کا تقابل :

اسلامی دنیا کا واحد ایسا ملک جو ایک نظریہ کی بنیاد پر قائم کیا گیا ، اس کے آئین سازی میں قرآن و سنت کو بالاتر حیثیت حاصل ہے ، آئین پاکستان میں یہ جلی حروف سے مذکور ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بن سکتا ، اس کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا جس کا بنیادی مقصد ہی تھا کہ وہ غیر اسلامی شقوں کی نشان دہی کرے ، اور آئندہ کے لیے بھی کوئی ایسی قانون سازی جو اسلام کے خلاف ہو اس پر اپنی سفارشات پیش کرے تاکہ اس کی روشنی میں ان کی تجاویز پر عمل کرتے ہوئے پاکستان کے آئین کو غیر اسلامی قوانین پاک کیا گیا جاسکے - خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے کچھ قوانین تو پاکستان کے آئین میں پہلے سے موجود تھے ، تاہم اس کے بعد آئین میں وقتا فوقتا

ترامیم ہوتی رہیں اور زمانے کے مناسبت سے مختلف شقیں پاکستان کےآئین کا حصہ بنتی رہیں ، ان میں سے چند مشہور و معروف قوانین اور ایکٹ درج ذیل ہیں -

- ان قوانین میں شادی شدہ خواتین کی جائیداد سے متعلق 1882 کا ایکٹ قوانین کا حصہ ہے -
- لڑکیوں کی کم عمری شادی پر پابندی کا ایکٹ 1929 میں منظور ہوا ، جو کہ پاکستان کے آئین میں شامل ہے-
- مسلم فیملی ایکٹ 1936 اور 1939 میں منظور ہوا -
- مسلم فیملی لاز آرڈیننس 1961
- حدود آرڈینیس 1979
- تحفظ نسواں (فوجداری ایکٹ)2006
- ملازمت کی جگہ پر خواتین کو ہراساں کرنے سے متعلق ایکٹ2010
- خواتین کے خلاف اقدامات(ترمیم فوجدای قانون)ایکٹ 2011

یہ خواتین کے تحفظ کی خاطر آئین پاکستان میں مذکور چند اہم قوانین ہیں -ذیل میں آئین پاکستان اور اسلامی قوانین کے اہم نکات میں تقابل پیش کیا گیا ہے -

خواتین کے مذہبی حقوق:

آئین پاکستان کےآرٹیکل (20) کے مطابق ہر خاتون عاقلہ بالغہ   کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جو مذہب چاہے اختیار کرے ، بلکہ پاکستان کے ہر شہری کو یہ حق حاصل ہے ، پاکستان میں خواتین ہرقسم کی مذہبی آزادی حاصل ہے-

A: "Every citizen (Including Women) Have the right to process, Practice and Propagate his religion and,

B:" Every religions denomination and every sect therefore shall have the right to establish, Maintain and mange its religious Institutions."

"الف-پاکستان کے ہر شہری (بشمول عورت)کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اپنے مذہب کو آگے بڑھائے،اس پر عمل کرییا اس کی تبلیغ کرے، اور"

ب-ہر مذہبی دھڑی اورہر فرقے کو حق حاصل ہو گا کہ وہ (اپنا)کوئی مذہبی ادارہ تشکیل دے،اس کی دیکھ بھال یا اس کا انتظام کرے-

آئین کے آرٹیکل 21میں مزیدوضاحت ہے:

" No Person (Including Women) shall be compelled to pay any special tax he proceeds or which are to be spent on propagation or maintenance of any religion other than his (her) own"

"کسی بھی شخص کو (بشمول عورت) مجبور نہیں کیا جائے گا کہ جو ٹیکس وہ ادا کر رہا ہے اس کے علاوہ کوئی ایسا خصوصی ٹیکس ادا کرے جسے اس کے اپنے مذہب کے علاوہ کسی اور مذعب کی اشاعت اور تنظیم میں صرف کیا جائے"-

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

اسلام کسی بھی انسان کی مذہبی آزادی کے بارے میں کیا احکام دیتا ہے ، اس کے متعلق یہ واضح کیا گیا ہے کہ اسلام کسی پر مذہبی جبر و زبردستی کا قائل نہیں ، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ :

" لَآ اِكْرَاهَ فِى الدِّيْنِ"[20]

" دین کے اختیار کرنے میں کوئی جبر نہیں "

مذہبی حوالے سے پاکستان میں جہاں مردوں کو مکمل اختیار حاصل ہے کہ جو مذہب چاہے اپنائیں ، ایسے ہی خواتین کو بھی مذہبی آزادی پر کوئی قدغن نہیں لگائی گئی جو کہ مذہب اسلام کے عین مطابق ہے -

حق زمین ووراثت:

آئین پاکستان کی آ رٹیکل 23 کے مطابق خواتین کو زمین کے مالکانہ حقوق حاصل ہوں گے ، حالانکہ بنیا میں خواتین کےحقوق کے علمبردار اشتراکی ملکوں میں یہ حقوق آج تک انہیں نہیں مل سکے - آئین میں مذکور الفاظ درج ذیل ہیں :

"Every Citizen (Including Women) shall have the Right to acquire, hold and dispose of property in any part of Pakistan. Subject to the constitution and any reasonable restrictions"

"پاکستان کے ہر شہری (بشمول عورت) کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ آئین اور دیگر معقول شرائط کی پاسداری کرتے ہوئے پاکستان کے کسی بھی حصے میں جائیداد بنائے،اس کو اپنے پاس رکھے یا کسی اور کے حوالے کردے"

خواتین کے وراثتی حقوق کے بارے میں اسلامی قوانین اور پاکستانی آئین ایک پیج پر ہیں ، یتیم پوتی اور پوتے کے علاوہ حقوق میراث میں دونوں کا اتفاق ہے -

نتائج بحث

مذکورہ آرٹیکل کے نتائج درج ذیل ہیں :

١-اسلام نے تمام انسانیت کو اس کا اصل کھویا ہوا مقام دلایا ، اور تمام انسانیت کو بلا تفریق مردو زن وہ حقوق عطا کیے جس کا تصور اس وقت کی مہذب ریاستوں کے لیے بھی ممکن نہ تھا ، خصوصا خواتین کے لیے حوالے سے اسلام نے قابل قدر کام کیا ، خواتین کے بارے میں معاشرے کے مزاج کو یکسر تبدیل کیا - جس کا اعتراف آج کے انسان کو بھی ہے ، اور اس سے انکار کرنا سورج کو چادر کے ذریعے چھپانے کے متراد ف ہے -

٢-آئین پاکستان میں خواتین کو بنیادی معاشی،مذہبی اور سیاسی حقوق دئیے گئے ہیں اور اسلام کے اسی اقدام کی اقتداءمیں بہت سے قوانین خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے ہیں-

ISSN- 2709-3905
PISSN2709-3891

۳- خواتین کے حقوق کے تحفظ کے بارے میں آئین پاکستان اور اسلام کے قوانین میں اتفاق ہے ، تاہم آئین پاکستان میں ترامیم کے ذریعے جو ایکٹ منظور کیے گئے ہیں ان میں سے چند ایک کی شقوں پر علماء کرام اور مسلم سکالرز کو تحفظات ہیں کہ اس کی بعض شقیں اسلام سے متصادم ہیں -

مصادر و مراجع

---

[1] سورۃ البقرۃ :228:2
[2] آل عمران :18:3
[3] سورۃ المائدۃ : 3:5
[4] سورۃ البقرۃ : 265:2
[5] عثمانی ، شبیر احمد ، تفسیر عثمانی ، دارالقرآن اردو بازار لاہور : ص : 54
[6] ≠ 2 ~‰ j ≠ 2 25 j (≠ ½ ℓ6 4 (ℓ9 + 2 ⦚ (¼24 3 (¼24 7 ‰= ° 3 .= j
Z]⦚6 6 ½ [6 ¼ 3 ⅓ 3 ( ) j Z+> ¼ ‰ 57 Љ (9+ (+ 4+2 é 2 +. 6 j 2027/4
[7] سورۃ البقرۃ : 187:2
[8] عثمانی ، شبیر احمد ، تفسیر عثمانی ،ص 35
[9] سورۃ النساء :19:4
[10] سورۃ البقرۃ : 233:2
[11] سورۃ النساء :11:4
[12] ایضا
[13] ایضا
[14] سورۃ النور :4:24
[15] ایضا : 30:24
[16]

[17] 1973 کے آئین میں دفعہ:227 کی رو سے طے پایا گیا کہ موجودہ تمام قوانین کو اسلامی احکام کے 13 مطابق بنایا جائے گا۔ دفعہ: 228 میں دفعہ: 227 کو عملی شکل دینے کے لیے اسلامی نظریاتی کونسل کا تقرر طے پایا گیا جس کے ممبرز کی تعداد 8 سے کم اور 20 سے زیادہ نہ ہوگی، جن میں کم از کم دو ممبرز سپریم کورٹ یا ہائی کورٹ کے جج رہے ہوں۔ اس کونسل کا فریضہ پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلی، صدر یا حکومت کو کسی قانون کو اسالمی احکام کے مطابق بنانے کے لیے سفارشات پیش کرنے کا ہے۔ [The constitution of the Islamic republic of Pakistan, National Assembly of Pakistan, Provision: 227-230, P: 130, upto 20th April, 2010]

[18] Muslim Family Law Ordinance,Ch.Saghir Ahmad, Mansoor Book house,Anarkali Lahore,2004,P:14

[19] Constitution of Pakistan Articles 25, 27, 32, 34 and 35

[20] سورۃ البقرۃ : 265:2